

(<https://play.google.com/store/apps/details?id=com.hamariweb.islamuna>)

(<https://itunes.apple.com/pk/app/islamuna-prayer-ramadan-dua/id1369865887>)

DARULIFTA AL-IKHLAS
ALIKHLASONLINE.COM



دارالافتاء الأيخلاق

عنوان: مدینہ منورہ میں طاعون داخل نہیں ہو سکتا ہے، حدیث کی تحقیق

(No-103893)

سوال: السلام علیکم، مفتی صاحب! مندرجہ ذیل حدیث کی تصدیق فرمادیں: حدثنا یحییٰ بن یحییٰ، قال: قرأت علی مالک، عن نعیم بن عبد اللہ، عن ابی ہریرۃ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: " علی انقاب المدینۃ ملائکۃ، لا یدخلها: الطاعون، ولا الدجال ". سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ کے ناکوں پر فرشتے ہیں کہ اس میں طاعون اور دجال نہیں آ سکتا۔ (حدیث نمبر: ۳۳۵۰)

جواب: جی ہاں! یہ روایت بخاری شریف میں ہے اور سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

عن ابی ہریرۃ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: " علی انقاب المدینۃ ملائکۃ، لا یدخلها: الطاعون، ولا الدجال ". (باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال إلیہا، حدیث نمبر: 3350)
ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”مدینہ کے ناکوں پر فرشتے ہیں، اس میں طاعون اور دجال نہیں آ سکتا۔“

تشریح:

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں طاعون کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ طاعون اور وباء میں فرق ہے، ہر طاعون وباء ہے، لیکن ہر وباء طاعون نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے (زاد المعاد: ص: 736، ط دارالفکر بیروت)

اور یہی بات حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں تقریباً دس صفحات میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھی ہے اور علامہ نووی کی کتاب "الاذکار" کے حوالے سے لکھا ہے کہ مدینہ اور مکہ میں کبھی طاعون نہیں آیا، بعض حضرات نے کہا کہ 749 ہجری میں مکہ میں طاعون آیا تھا، اس پر حافظ حجر رحمہ اللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ طاعون نہیں تھا، کوئی اور وبائی مرض تھا، کیونکہ دیگر وبائی امراض مکہ و مدینہ منورہ میں آسکتے ہیں، جیسے کہ بخاری شریف ہی ایک اور روایت میں ہے:

عن ابی الاسود، قال: اتیت المدینۃ وقد وقع بها مرض وهم یموتون موتا ذریعا، فجلست إلی عمر رضی اللہ عنہ، فمرت جنازۃ فائنی خیرا، فقال عمر: وجبت، ثم مر باخری فائنی خیر، فقال: وجبت، ثم مر بالثالثۃ فائنی شرا، فقال: وجبت، فقلت: وما وجبت: اتیت المدینۃ، قال: قلت کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم " ایما مسلم شہد له اربعۃ بخیر ادخله اللہ الجنة، قلنا: وثلاثۃ، قال: وثلاثۃ، قلت: واثنان، قال: واثنان، ثم لم نساله عن الواحد ". (حدیث نمبر: 2643)

ترجمہ:

ابو الاسود سے روایت ہے کہ میں مدینہ آیا تو یہاں وبا پھیلی ہوئی تھی، لوگ بڑی تیزی سے مر رہے تھے۔

میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ ایک جنازہ لوگوں نے اس میت کی تعریف کے لیے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا گزار لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا گزارا تو لوگوں نے اس کی برائی کی، عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے یہی کہا کہ واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا امیر المؤمنین! کیا واجب ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اسی طرح کہا ہے، جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی اچھائی کی گواہی دے دیں، اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرتا ہے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور اگر تین دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین پر بھی۔ ہم نے پوچھا اور اگر دو آدمی گواہی دیں؟ فرمایا دو پر بھی۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پوچھا۔

خلاصہ کلام:

اس ساری تفصیل سے یہ ثابت ہو گیا کہ مدینہ منورہ میں طاعون داخل نہیں ہو سکتا ہے، لیکن طاعون کے علاوہ دیگر وبائی امراض مدینہ منورہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

دلائل:

لمافی زاد المعاد:

الطاعون - من حيث اللغة - نوع من الوباء، قاله صاحب "الصحيح" وهو عند أهل الطب: ورم رديء قتال يخرج معه تلهب شديد مؤلم جدا يتجاوز المقدر في ذلك، ويصير ما حوله في الأكثر أسود أو أخضر، أو أكمد ويثول أمره إلى التقرح سريعا. وفي الأكثر يحدث في ثلاثة مواضع في الإبط وخلف الأذن والأرنبة وفي اللحوم الرخوة. وفي أثر عن عائشة أنها قالت للنبي صلى الله عليه وسلم: «الطعن قد عرفناه، فما الطاعون؟ قال: (غدة كغدة البعير يخرج في المراق والإبط)»۔۔۔۔۔ولما كان الطاعون يكثر في الوباء، وفي البلاد الوبيئة، عبر عنه بالوباء، كما قال الخليل: الوباء الطاعون. وقيل: هو كل مرض يعم، والتحقيق أن بين الوباء والطاعون عمومًا وخصوصًا فكل طاعون وباء، وليس كل وباء طاعونًا، وكذلك الأمراض العامة أعم من الطاعون فإنه واحد منها، والطواعين خراجات وقروح وأورام رديئة حادثة في المواضع المتقدم ذكرها.(فصل هديه في الطاعون وعلاجه والاحتراز منه، ص: 736، ط: دارالفكر بيروت)

وفي الأذكار للنووي:

ولم يقع بالمدينة ولا مكة طاعون قط.(ص: 261، ط: دار المؤيد)

وفي فتح الباري:

وأن غير ذلك من الأمراض العامة الناشئة عن فساد الهواء يسمى طاعونا بطريق المجاز لاشتراكهما في عموم المرض به أو كثرة الموت والدليل على أن الطاعون يغير الوباء ما سيأتي في رابع أحاديث الباب أن الطاعون لا يدخل المدينة وقد سبق في حديث عائشة قدمنا المدينة وهي أوبأ أرض الله وفيه قول بلال أخرجونا إلى أرض الوباء وما سبق في الجنائز من حديث أبي الأسود قدمت المدينة في خلافة عمر وهم يموتون موتا ذريعا وما سبق في حديث العرنبيين في الطهارة أنهم استوخموا المدينة وفي لفظ أنهم قالوا إنها أرض وبئة فكل ذلك يدل على أن الوباء كان موجودا بالمدينة وقد صرح الحديث الأول بأن الطاعون لا يدخلها فدل على أن الوباء غير الطاعون وأن من أطلق على كل وباء طاعونا فبطريق المجاز قال أهل اللغة الوباء هو المرض العام. (ج: 10، ص: 181، ط: دار المعرفة، بيروت)

وفيه أيضا:

الحديث الثالث حديث أبي هريرة لا يدخل المدينة المسيح ولا الطاعون كذا أورده مختصرا وقد أورده في الحج عن إسماعيل بن أبي أويس عن مالك أتم من هذا بلفظ على أنقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون ولا الدجال وقدمت هناك ما يتعلق بالدجال وأخرجه في الفتن عن القعنبی عن مالك كذلك ومن حديث أنس رفعه المدينة يأتيها الدجال فيجد الملائكة فلا يدخلها الدجال ولا الطاعون إن شاء الله تعالى وقد استشكل عدم دخول الطاعون المدينة مع كون الطاعون شهادة وكيف قرن بالدجال ومدحت المدينة بعدم دخولهما والجواب أن كون الطاعون شهادة ليس المراد بوصفه بذلك ذاته وإنما المراد أن ذلك يترتب عليه، وينشأ عنه لكونه شهادة فإذا استحضر ما ذكر من أنه طعن الجرح حسن مدح المدينة عدم دخوله إياها فإن فيه إشارة

إلى أن كفار الجن وشياطينهم ممنوعون من دخول المدينة ومن اتفق دخوله إليها لا يتمكن من طعن أحد منهم فإن قيل طعن الجن لا يختص بكفارهم بل قد يقع من مؤمنهم قلنا دخول كفار الإنس المدينة ممنوع فإذا لم يسكن المدينة إلا من يظهر الإسلام جرت عليه أحكام المسلمين ولو لم يكن خالص الإسلام فحصل الأمن من وصول الجن إلى طعنهم بذلك فلذلك لم يدخلها الطاعون أصلاً وقد أجاب القرطبي في المفهم عن ذلك فقال المعنى لا يدخلها من الطاعون مثل الذي وقع في غيرها كطاعون عمواس والجارف وهذا الذي قاله يقتضي تسليم أنه دخلها في الجملة وليس كذلك فقد جزم بن قتيبة في المعارف وتبعه جمع جم من آخرهم الشيخ محيي الدين النووي في الأذكار بأن الطاعون لم يدخل المدينة أصلاً ولا مكة أيضاً لكن نقل جماعة أنه دخل مكة في الطاعون العام الذي كان في سنة تسع وأربعين وسبعمائة بخلاف المدينة فلم يذكر أحد قط أنه وقع بها الطاعون أصل

(ج:10، ص: 190، ط: دار المعرفة، بيروت)

والله تعالى اعلم بالصواب
دارالافتاء الاصلاح، كراچی